اقبال اکادمی کے لیے ''اقبالیات'' کے نئے دریچے

☆ علامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۳ء تک شیخ ابن عربیؒ کی کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا تھا [غالباً اس کے بعد بھی مطالعہ نہیں کیا] لیکن اس کے باوجود ۱۹۱۵، ۱۹۱۶ء، ۱۹۱۸ کے خطوط میں شیخ اکبرؒ کے فلسفہ وحدت الوجود کی مذمت کے ساتھ ساتھ فصوص الحکم کو الحاد اور زندقہ کا دفتر قرار دیا تھا۔ شاہ سلیمانؒ پھلواری کے نام خط میں ابن عربیؒ کی مذمت کرتے ہوئے ان سے گزارش بھی کرتے ہیں کہ شاہ صاحب ان کے لیے فتوحات اور فصوص کے چند اشارات تسطیر فرمائیں تاکہ وہ فتوحات اور فصوص کو ان کی روشنی میں پھر سے دیکھیں اور اپنی علم و رائے میں مناسب ترمیم کرلیں۔ [اقبالؒ نے جب شیخ اکبرؒ کا مطالعہ ہی نہیں کیا تو اپنی رائے اور علم میں ترمیم کے لیے آمادہ کیوں ہوئے] علامہ اقبالؒ ۱۹۱۶ء میں حضرت علامہ حکیم سنائی کی خلاف اسلام تعلیمات پر نقد کرتے ہیں اور سترہ سال بعد جب مزار سنائی پر حاضری دیتے ہیں تو انھیں ایک ایسی شخصیت قرار دیتے ہیں جس نے چہرہ ایمان سے نقاب سرکائی اور حکمت قرآن کے سبق دیئے۔ تحسین فراقی کے اشارات کی روشنی میں اقبال کے ان تضادات کی کیا توجیہہ کی جاسکتی ہے؟ تضادات اقبال پر مشتمل پہلا تحقیقی جائزہ۔

☆ کشن پرشاد کے نام ایک خط میں اقبال لکھتے ہیں کہ ''فقہ اسلامی پر ایک کتاب امام نسفی کی ''مبسوط'' [ساٹھ جلدیں] کے طرز پر زیر تصنیف ہے لیکن نسفی کی مبسوط کا سراغ تاریخ میں نہیں ملتا۔ تحسین فراقی کی تحقیق کے مطابق مبسوط نام کی بے شمار کتابیں میسر ہیں۔ لیکن نسفی کی نہیں۔ کیا اقبالؒ نے اس کتاب کے بارے میں بھی سنی سنائی باتوں پر انحصار کیا تھا یا کسی کتاب کے حوالے سے حوالہ لیا تھا جس طرح خطبہ اجتہاد میں انھوں نے شبلی کی الکلام سے شاہ ولی اللہ کا محرف، مدلس حوالہ حرف بہ حرف انگریزی میں ترجمہ کردیا اور خفت اٹھائی یا امام غزالیؒ کے افکار کو منقذ فی الضلال کے براہ راست مطالعے کے بغیر ڈیکارٹ سے مشابہہ قرار دے دیا جب کہ غزالی ڈیکارٹ کے پیش رو نہیں تھے۔ کیا تسامحات اقبال دانستہ ہیں یا نادانستہ؟ ان کی عقلی علمی توجیہہ کی جاسکتی ہے یا انھیں اقبال کی غلطیاں اور کمزوریاں تسلیم کیا جائے؟

☆ حضرت علامہ اقبالؒ نے ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کا بے کار اور ''واجب القتل'' کیوں قرار دیا تھا؟ وہ غریب، مزدور پیشہ یا دکاندار مسلمانوں سے کیوں پر امید تھے اور تعلیم یافتہ سے مایوس کیوں تھے؟ اقبال نے کیوں کہا تھا کہ اگر وہ قرون وسطہ کے ڈکٹیٹر بن جائیں تو تعلیم یافتہ مسلمانوں کے گروہ کو ہلاک کردیں؟

☆ اقبال کے اس فلسفے کا جائزہ کہ مرد دماغ سے تخلیق کا کام لیتا ہے اور عورت رحم مادر سے [womb] یہی وجہ ہے کہ جن عورتوں کا رحم اپنے طبعی اور خلقی وظائف انجام دیتا ہے وہ زیادہ ذہین اور سمجھ دار ہوتی ہیں بمقابلہ ان کے جنھوں نے کبھی بچہ نہیں جنا۔ کیا یہی وجہ ہے کہ فنون، سائنس اور ادبیات و فلسفے کی دنیا میں عورتوں کی تخلیقی صلاحیت مردوں کے مقابلے میں بہت کم نظر آتی ہے؟ اور جن عورتوں نے اپنے دماغ سے تخلیقی کام کی کوشش کی اور اپنے فطری خلقی وظیفے سے احتراز برتا یا دونوں تخلیقی صلاحیتوں سے بیک وقت کام لینے کی کوشش کی وہ مردوں سے بہت پیچھے رہ گئیں؟ مغرب میں عورت تین سو برس سے آزاد ہے اور مردوں کے برابر ہوگئی ہے لیکن وہ سائنس ٹیکنالوجی، فلسفے اور دیگر علوم و فنون میں مردوں کے برابر کیوں نہ آسکی؟ کیا اس لیے کہ خالق کائنات نے نظام فطرت میں اس کا دائرہ کار مقرر کردیا ہے۔ اس دائرہ کار سے انحراف کے نتیجے میں اسے کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی؟ ان سوالات کا جائزہ اور تبصرہ۔

☆ کیا حضرت علامہ اقبالؒ کا یہ خیال درست ہے کہ بعض قسم کا آرٹ قوموں کو ہمیشہ کے لیے مردہ بنا دیتا ہے چنانچہ ہندوؤں کی تباہی میں موسیقی کا بہت حصہ رہا ہے؟ مختلف تہذیبوں، تمدنوں، مذاہب میں موسیقی کے مقام، کردار کا جائزہ اور اس خیال کا تاریخی محاکمہ۔

☆ کیا حضرت علامہ اقبالؒ کا یہ خیال درست ہے کہ ابلیس خارجی چیز ہے اور شیطان داخلی۔ ابلیس will کا نام ہے اور شیطان قوت گمراہی کا۔ ابلیس بصیغۂ واحد مذکور ہے اور شیطان بصیغۂ جمع مذکور ہے۔ اس خیال کی بنیاد مذاہب عالم کی تاریخ اور تعلیمات میں کیا ہے؟ اس خیال کا پہلا ناقدانہ جائزہ۔

☆ ۱۹۲۹ء میں علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ ؏ میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہہ، مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام۔ لیکن صرف چھ سال بعد حضرت اقبالؒ نے ۱۹۳۵ء میں فرمایا کہ نبوت محمدؐیہ کی معنوی حیثیت کو انسان نہیں سمجھا بلکہ بزرگان سلف بھی اس کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔ علامہ اقبالؒ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کو نبوت محمدی Discover کرنے کا موقع مل گیا ہے اور وہ اس پر ''تمہید القرآن'' میں بحث کا ارادہ رکھتے ہیں کیا اقبالؒ کا یہ دعویٰ درست ہے کہ سلف سے خلف تک نبوی محمدی کی حقیقت و معنویت اقبال کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا؟

☆علامہ اقبال نے ۱۹۳۵ء میں چراغ حسن حسرت کو یہ مشورہ کیوں دیا تھا کہ ''احسان'' میں موٹے موٹے الفاظ میں اعلان کردیں کہ سترہ روز کے بعد قادیان تباہ ہوجائے گا اور ہر روز اس اعلان کو شائع کرتے رہیں۔ اس مشورہ کے پس پردہ محرکات کیا تھے؟ اگر سترہ روز بعد قادیان تباہ نہ ہوتا تو علامہ اقبال اس کی کیا تاویل، توجیہہ توضیح کرتے ؟ اقبالؒ کو یہ اعتماد اور یقین کہاں سے حاصل ہوا کہ قادیان مقررہ تاریخ کو تباہ ہوجائے گا ؟ اس نقطہ نظر کی اصل اور اساس کا جائزہ۔

☆مئی ۱۹۳۱ء میں راغب احسن کے نام حضرت اقبالؒ نے ایک خط میں لکھا تھا کہ میں نے خواب دیکھا تھا...... میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ ممالک اسلامیہ میں کوئی جدید تحریک پیدا ہونے والی ہے۔ عربی گھوڑے سے مراد روح اسلاف ہے۔ پچھتر برس پہلے دیکھے گئے خواب کی تعبیر سے عالم اسلام اب تک کیوں محروم ہے؟ پچھتر برس میں ابھرنے والی اسلامی تحریکوں کا جائزہ کیا کیا کوئی تحریک اقبالؒ کے خواب کے مطابق برپا ہوئی ہے؟

☆ کیا حضرت اقبالؒ کا یہ نقطۂ نظر درست ہے کہ ''اسلام کی جہاں ستانی اور کشور کشائی اس کے مقاصد کے حق میں خاص مضر ثابت ہوئی کیونکہ اس صورت حال میں وہ اقتصادی اور جمہوری اصول نشو و نما نہ پا سکے جن کا ذکر قرآن اور حدیث نبوی میں جا بجا آیا ہے۔ اسلام کا مقصد انجذاب ہے لیکن یہ انجذاب علاقائی فتوحات کے نتیجے میں نہیں بلکہ اسلام کی سادہ تعلیمات ہی کی وجہ سے ممکن ہے۔'' اگر اقبال کا یہ خیال تاریخی طور پر درست ہے تو انھوں نے یہ کیوں فرمایا

دل ہمارے یاد عہد رفتہ سے خالی نہیں — اپنے شاہوں کو یہ امت بھولنے والی نہیں
اشک باری کے بہانے ہیں یہ اجڑے بام و در — گریہ پیہم سے بینا ہے ہماری چشم تر
دہر کو دیتے ہیں موتی دیدہ گریاں کے ہم — آخری بادل ہیں اک گزرے ہوئے طوفان کے ہم

اقبال کے فکر و شعر میں تضادات کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ مراکش کے ولی عہد ۱۹۳۲ء میں لاہور تشریف لائے تو لاہور کے کسی رئیس نے ان کی میزبانی قبول نہیں کی، علامہ اقبالؒ اور خواجہ عبدالوحید کی کوششیں اس سلسلے میں کیوں کامیاب نہ ہوسکیں؟ حضرت علامہ اقبالؒ نے امیر مراکش کو اپنا مہمان کیوں نہ بنایا؟ لاہور کے امراء کے رویے کے باعث مجبوراً امیر مراکش کو ہوٹل نیڈوز میں ٹھہرایا گیا۔ امراء کے گریز کی کیا وجہ تھی؟

☆ڈاکٹر البہی کی کتاب ''الفکر الاسلامی'' پر تبصرہ البہی نے علامہ اقبالؒ پر جو باب تحریر کیا ہے اس میں خطبات کا محاکمہ کرتے ہوئے علامہ اقبالؒ کے افکار پر نقد کیا گیا ہے۔ خطبات اقبال کے تناظر میں یہ نقد کس اہمیت کا حامل ہے۔ ڈاکٹر البہی کی اقبال پر تنقید کا مکمل ترجمہ اور پہلا تنقیدی جائزہ۔

☆ حضرت علامہ اقبالؒ نے لکھا تھا کہ وہ یورپین مستشرقین کے قائل نہیں کیوں کہ ان کی تصانیف سیاسی پروپیگنڈہ یا تبلیغی مقاصد کی تخلیق ہوتی ہیں۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے پروفیسر نکلسن کے ترجمہ ''اسرار خودی'' میں چھ سو سے زیادہ غلطیاں نکالی تھیں۔ [مثلاً نکلسن نے زِنے کی قرأت زَنے کی اور درست ترجمہ Reed کے بجائے Women کر دیا۔] نکلسن نے ترمیم شدہ اشاعت میں اغلاط درست کر دیں لیکن اعتراف نہیں کیا کہ اقبالؒ نے اغلاط واضح کیں۔ کیا مستشرقین عربی اور فارسی پر عبور نہیں رکھتے جو اس قدر غلط ترجمے کرتے ہیں۔ این میری شمیل، نکلسن، آربری، الفریڈم گیوم اے آرگب اور دیگر مستشرقین کے تراجم و تصانیف کی فاش اغلاط، تحریف اور تدلیس پر مشتمل پہلا ناقدانہ جائزہ۔ ترقی پسند نقادوں اختر رائے پوری، فراقؔ، علی سردار جعفری، سہنا و دیگر اور کلیم الدین احمد وغیرہ کے حضرت علامہ اقبالؒ پر بے بنیاد، بے سروپا غیر علمی اعتراضات کا پہلا مفصل محاکمہ اور تجزیہ۔ حکومت ہند کے پسندیدہ اسلامی جدیدیت پسند مفکر و مصنف مرحوم احمد سعید اکبر آبادی کی کتاب ''خطبات اقبال پر ایک نظر'' کا پہلا مفصل تنقیدی جائزہ۔ ایرانی مارکسی مفکر ڈاکٹر علی شریعتی کی اقبال پر کتاب ''ما و اقبال'' کا ترجمہ اور ناقدانہ جائزہ۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقیؒ نے خطبات اقبال پر انگریزی میں دو سو صفحات کا ناقدانہ تجزیہ تحریر کیا تھا، اس غیر مطبوعہ کتاب کا عکسی متن اور ترجمہ...... اقبالؒ پر ڈاکٹر برہان فاروقی کی تنقید کا تنقیدی جائزہ۔ اس سوال کا جائزہ کہ کیا حضرت علامہ اقبالؒ کے فکر اور شاعری میں موجود شوالوں کا ''اردو زبان میں پہلا مفصل فلسفیانہ ناقدانہ جائزہ۔ سہیل عمر نے ''خطبات اقبال نئے تناظر'' میں پیش کیا ہے؟ خطبات اقبال پر غالباً یہ دوسرا علمی تحقیقی اور فلسفیانہ سطح کا ناقدانہ کام ہے۔ سہیل عمر علوم اسلامی اور علوم مغرب پر گہری نظر رکھتے ہیں اور تصوف کی اقلیم سے گزر چکے ہیں۔ عربی، فارسی، انگریزی زبانوں پر انھیں عبور حاصل ہے اس اعتبار سے خطبات اقبال پر سہیل عمر کا نقد اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد علمی کام ہے۔ سہیل عمر کے اس انکسار کا جائزہ کہ ''ان کی کتاب کی حیثیت برہان احمد فاروقی کے امالی'' سے زیادہ نہیں ہے۔ خطبات اقبال پر سہیل عمر کے نقد اور برہان احمد فاروقی کے نقد کا پہلا تقابلی مطالعہ۔

☆ انجمن خدام الدین لاہور کے پندرہ روزہ انگریزی رسالہ ''اسلام'' کے اداریوں کا پہلا تحقیقی جائزہ۔ اس رسالے کے تمام اداریے حضرت علامہ اقبالؒ کے مشورے سے لکھے جاتے تھے۔ اکثر و بیشتر علامہ اقبالؒ ان اداریوں کو طباعت سے پہلے ایک نظر دیکھتے تھے یا سماعت فرماتے اور ان کی اصلاح فرماتے، ان اداریوں کے موضوعات، مباحث، عنوانات اور متن کا تحقیقی تجزیہ۔ خواجہ عبدالوحید کی ادارت اور علامہ اقبالؒ کی سرپرستی میں پندرہ روزہ ''اسلام'' کا پہلا شمارہ ۷/جون ۱۹۳۵ء کو نکلا اور آخری شمارہ ۷/مارچ ۱۹۴۰ء کو شائع ہوا۔ آخری شمارے پر خواجہ عبدالوحید کے مرتبہ مضمون ''ممالک مشرقی میں مغربی حکومتوں کے مظالم'' کے باعث پابندی لگا دی گئی، یہ مضمون انگریز مصنفوں کی تصنیف کردہ انگریزی کتابوں سے مرتب کیا گیا تھا، لیکن برطانوی حکومت اسے برداشت نہ کرسکی۔ عدالت عالیہ لاہور نے پابندی کے خلاف درخواست مسترد کردی۔ عدالت عالیہ لاہور کے فیصلے کی نقل اور مضمون کے مندرجات ترجمے اور تجزیے و تبصرے کے ساتھ ملاحظہ کیجیے۔ ''اسلام'' کے مقابلے میں نکالے جانے والے درانی صاحب کے پرچے ''دی ٹرتھ'' اور قادیانیوں کے ''دی سن رائز'' کا تقابلی مطالعہ تینوں رسائل کا اشاریہ، موضوعات، مباحث و متن کا ناقدانہ جائزہ۔ The Truth اور The Sunrise نکالنے والوں کے مقاصد کیا تھے؟ ان پرچوں کی اشاعت کتنی تھی؟ ان پرچوں کو ''اسلام'' جیسی مقبولیت کیوں حاصل نہ ہوسکی؟ ناقدین اقبال کا اعتراض یہ ہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ اپنی شاعری میں ''وحدت الوجود'' کے فلسفے کے شارح نظر آتے ہیں لیکن نثر میں اس فلسفے کے زبردست ناقد ہیں۔ ناقدین کے دوسرے مکتب فکر کا خیال ہے کہ خطبات اقبالؒ وحدت الوجود کے فلسفے کی ترجمانی ہے اور اقبالؒ نے مغرب میں انسان کے خدا بن جانے کے تصور کو ابن عربیؒ کے ذریعے اسلامی قالب دے کر مغرب کے تصور الوہیت انسانی کو فلسفہ خودی کے رنگ میں پیش کیا ہے؟ ناقدین اقبال کے اعتراضات کا جائزہ، تصوف اسلام اور مغربی فلسفے کے تناظر میں۔ ڈاکٹر سلمان رشید کی کتاب Iqbal Concept of God کا ترجمہ و تلخیص اس کتاب میں اقبال کے عظیم مذہبی مفکر ہونے کے خیال کو باطل ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور مغربی فلسفے کے حوالے سے اقبال پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ خطبات اقبال کا فلسفہ مغرب کے تناظر میں جائزہ اور سلمان رشید کی فلسفہ مغرب کے حوالے سے اقبالؒ پر تنقیدات کا پہلا محاکمہ۔ تاریخ فلسفہ میں اقبال کا کیا مقام ہے؟ کیا آیت اللہ شریعتی کا یہ دعویٰ درست ہے کہ اقبال برگساں اور ڈیکارٹ کے ہم پلہ فلسفی تھے؟ کیا اقبال نے نیا فلسفہ پیش کیا یا قدیم فلسفیانہ افکار کی خوشہ چینی سے اپنے فلسفے کی عمارت تیار کی؟ کیا اقبال فی الاصل فلسفی تھے یا اصلاً وہ شاعر تھے؟ کیا اقبال مغربی فلسفے اور اسلامی علوم پر کامل عبور رکھتے تھے؟ کیا اقبال کی شاعری کو ان کے فلسفے سے الگ کیا جاسکتا ہے؟ کیا شاعر اقبال اور فلسفی اقبال دو الگ الگ وجود ہیں؟ کیا اقبال کے فلسفے اور شاعری میں زمین و آسمان کا فرق ہے؟ کیا اقبال اسلام کے پیغام سے ہٹ کر کسی نئے پیغام کے عالمی افق تلاش و تخلیق کرنے کی کوشش میں مصروف تھے؟ کیا اقبال کے فکر و شعر وحدت افکار سے خالی ہیں؟ حضرت اقبالؒ پر اٹھائے گئے اعتراضات کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ حضرت اقبالؒ نے پروفیسر میکنزی کے اس خیال سے اتفاق کیا تھا کہ ''یہ قول کتنا صحیح ہے کہ عہد حاضر کے پیغمبر کو محض صدائے صحرا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسی دنیا کا انسان ہونا چاہیے کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ عہد حاضر کا بیابان ہمارے بھرے پرے شہروں کی گلیوں اور اس مسلسل جہاد کے درمیان ہے جس کے ذریعے ہم اپنا رشتہ عروج کی جانب بنا رہے ہیں۔ پیغمبر کا اصل مقام یہی ہے......ہم ابھی ایک ایسے شاعر کے منتظر ہیں جو ہمیں ایسی ہی صراحت کے ساتھ بشریت میں الوہیت کی موجودگی دکھا سکے۔'' کیا پیغمبر کا اصل مقام وہی ہے جو اقبالؒ نے میکنزی کے حوالے سے بیان کیا ہے؟ کیا ہمیں ایسے شاعر کی ضرورت ہے جو بشریت میں الوہیت کی موجودگی دکھا سکے؟ کیا ان نظریات پر ایمان لانا جدیدیت پر ایمان لانے کے مترادف ہے؟ کیا جدیدیت اور اسلام ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں؟ کیا پیغمبر کا پیغام زماں و مکاں سے ماورا ہوتا ہے یا زماں و مکاں میں محصور؟ کیا پیغمبر کا پیغام آفاقی نہیں ہوتا؟ ان سوالات کا جائزہ۔

☆ حضرت اقبال کی سو سے زائد پیش گوئیوں کا جائزہ: ایک بھی پوری نہ ہوئی کیوں؟

☆ اقبال نے ملائی پیری و سلطانی کے خلاف جہاد کیا یا ملاؤں پیروں اور سلاطین کی تعظیم کی ان کے نام تصانیف کا انتساب کیا، ان کو خطوط لکھے، اس تضاد کی علمی توجیهه پهلی مرتبه.

☆ معارف سلیمان ندویؒ اور اقبالؒ مفصل جائزہ.